روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۲۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱-۷۶ | اتوار ۴ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ ، ۱۳ اخاء ۱۳۷۰ہش ، ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۲۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قدم سے پہلے اپنی نیّت کا جائزہ لیں

"ہر سفر اختیار کرنے سے پہلے، ہر حرکت سے پہلے، ہر قدم اُٹھانے سے پہلے عادت ڈالیں کہ اپنی نیت کا جائزہ لے لیں۔ اس کو اچھی طرح کھنگال کر دیکھیں معلوم کر لیں کہ اصل کیا ہے اس کے بعد نہ آپ اپنے نفس کو دھوکہ دے سکتے ہیں نہ کسی اور کو دھوکہ دینے کے لئے رجحان پیدا ہوگا۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جبکہ ہر جوہر قابل کے لئے خدا نے یہی قانون رکھا ہے وہ اپنے خاص بندوں کو مٹی میں پھینک دیتا ہے۔ اور لوگ اُن کے اُوپر چلتے ہیں اور پیروں کے نیچے کچلتے ہیں، مگر کچھ وقت نہیں گزرتا کہ وہ اُس سبزہ کی طرح (جو خس و خاشاک میں دبے ہوئے دانے سے نکلتا ہے) نکلتے ہیں۔ اور ایک عجیب رنگ اور آب کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں جو ایک دیکھنے والا تعجب کرتا ہے۔ یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنّت اللہ ہے کہ وہ ورطۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں، لیکن نہ اس لئے کہ غرق کئے جاویں بلکہ اس لئے کہ اُن موتیوں کے وارث ہوں جو دریائے وحدت کی تہ میں ہیں۔ وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں نہ اس لئے کہ جلائے جائیں بلکہ اس غرض کے لئے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا تماشہ دکھایا جاوے۔ غرض ان سے ٹھٹھہ کیا جاتا ہے اور ہنسی کی جاتی ہے۔ اُن پر لعنت کرنا ثواب کا کام سمجھا جاتا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنا جلوہ دکھاتا ہے اور اپنی نصرت کی چمکار دکھاتا ہے۔ اس وقت دُنیا کو ثابت ہو جاتا ہے اور غیرتِ الٰہی اس غریب کے لئے جوش مارتی ہے۔ اور ایک ہی تجلی میں اعداء کو پاش پاش کر دیتی ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۱۵، ۵۱۶)

ربوہ: ۱۱ اکتوبر۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے پڑھائی۔ اور خطبہ کے طور پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ اگست ۱۹۹۱ء بمقام جرمنی پڑھ کر سنایا۔

اس خطبے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر جماعت کے مقام کی عظمت و اہمیت اور اس کی اطاعت کے بلند معیار کی طرف توجہ دلائی۔ اور جرمنی میں امیر جماعت کی اطاعت سے انحراف کرنے کے نتیجے میں پیدا ہونے والی صورت حال کا تفصیلی تجزیہ فرمایا حضور نے فرمایا کہ ایسی صورتِ حال تقویٰ میں کمی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا فتنے کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے بارے میں قرآن کریم نے ہماری رہنمائی نہ کر دی ہو۔ اور ہمیں تنبیہ نہ کر دی ہو۔ حضور نے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے اور سلسلہ کی روایات کو سربلند رکھنے کی توفیق عطا کرے۔

اعلان دار القضاء

(محترمہ امۃ الشفیق صاحبہ ترکہ مکرم علی محمد صاحب)

محترمہ امۃ الشفیق صاحبہ ۲۶/۴ B دار الیمن غربی نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم علی محمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ موصوف کے نام قطعہ ۲۶/۴ بی واقع دار الیمن غربی میں ۵ مرلے جگہ الاٹ ہے۔ درخواست دہندہ یہ پلاٹ اپنے نام منتقل کرانا چاہتی ہیں۔ ان کے ورثاء کو جنکے نام درج ذیل ہیں انتقال پر کوئی اعتراض نہیں۔

۱۔ مکرمہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم غلام محمد نصیر صاحب ہمشیرہ مکرم علی محمد صاحب

۲۔ مکرمہ لبشریٰ مسعود صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد صاحب دختر بنت مکرم علی محمد صاحب

باقی صفحہ ۸ پر

ایمان کا مقصد یہ ہے کہ تم فلاحِ دارین حاصل کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"ایمان باللہ، ایمان بالرسل اور ایمان بالکتب کا مقصد یہ ہوتا کہ انسان فلاح دارین حاصل کرے اور اس زندگی میں بھی وہ خدا میں ہو کر بآرام زندگی پائے اور اُخروی زندگی (جو مرنے کے بعد انسان کو یقیناً ملنے والی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان سے وعدہ کیا ہے) میں بھی وہ فلاح کو حاصل کرے۔

فلاح کے معنے انتہائی کامیابی کے ہیں اور امام راغبؒ نے اپنی کتاب مفردات میں لکھا ہے کہ اُخروی زندگی میں جو فلاح اور ابدی حیات طیبہ ایک (ایماندار) کو ملے گی وہ چار خصوصیات کی حامل ہوگی۔ چار باتیں اس میں پائی جائیں گی۔ اور وہ یہ ہیں:-

۱۔ ایک ایسی ابدی زندگی جس پر کبھی فنا نہ آئے۔

۲۔ ایک ایسی تونگری جس کے ساتھ کوئی احتیاج باقی نہ رہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ایسی عزت کہ جس کے ساتھ شیطانی ذلت کے اندھیرے کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

۴۔ وعلمٌ بلا جہلٍ اور وہ حقیقی علم جو جہالت کی تمام ظلمتیں اور اس کے اندھیروں کو دُور کر دیتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس غرض سے ایمان لائے ہو کہ ایک ابدی حیات تمہیں حاصل ہو اور وہ حیاتِ طیّبہ تمہیں ملے جو ابدی فیوض کی حامل اور خدا تعالیٰ سے نئے سے نئے اور زیادہ سے زیادہ فیض اور برکتیں اور رحمتیں حاصل کرنے والی ہو اور یہ ایک ایسی زندگی ہے جس کا تصوّر بھی ہم یہاں اس دُنیا میں نہیں کر سکتے۔

جہاں تک غنا اور احتیاج کا سوال ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو چاہو گے تمہیں مل جائے گا۔ اس سے زیادہ اور کیا غنا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۳؍اخاء ۱۳۷۰ ہش ۱۳؍اکتوبر ۱۹۹۱ء

تدریجی ترقی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایمان لانے والے کا ہر دن پہلے دن سے بہتر ہونا چاہیئے۔ یعنی آج کا دن گذرے ہوئے کل سے اور آنے والا کل آج سے بہتر ہونا چاہیئے اور اس کی کوئی حد بندی نہیں کی گئی کہ فلاں وقت یا فلاں عمر میں جاکر یہ عمل ختم ہو جائے گا یا اس کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ اس سے دو باتیں سامنے آتی ہیں ایک تو یہ کہ ہمہ وقت کوشش کرتے رہنا ہمارا فرض ہے اور دوسرے یہ کہ یہ سلسلہ زندگی کے آخری سانس تک جاری رہنا چاہیئے۔ گویا کہ بہتری کا زینہ ایسا زینہ ہے کہ اس کا آخری قدم کوئی ہے ہی نہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انسانی کردار کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا ظلّ ہونا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کی صفات اور ان کے جلوے اور ان کے مظاہر لامتناہی ہیں اس لئے انسان بھی خواہ کسی منزل تک پہنچ جائے اس کے آگے مزید منزلیں موجود ہیں اور ان تک پہنچنا اس کا فرض ہے۔ اگرچہ فرضیت کی حد اسی حد تک ہے جہاں تک اس کی استطاعت ہے اور جہاں تک اسے موقع ملتا ہے۔

اگر ہم واقعی یہ سمجھ لیں کہ ہماری منزلیں لامحدود ہیں اور ان کی حد صرف ہماری زندگی کا آخری لمحہ ہی متعیّن کر سکتا ہے تو یقیناً ہم ترقی کی راہ پر گامزن رہیں گے اور کسی منزل کو بھی مقام کا درجہ نہیں دیں گے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہی انسانی ترقی کا راز ہے۔ جب بھی انسان یہ سمجھنے لگے کہ بہت کچھ کر لیا۔ وہیں اس کی ترقی بند ہو جاتی ہے اور اس کے آگے بڑھنے کے امکانات ختم ہو جاتے ہیں۔

اس بات کی ضرورت اس لئے بھی پیش آتی ہے کیونکہ ایمان لانے کے ساتھ ہی تمام اعمال فوری طور پر درست نہیں ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ درجہ بدرجہ ان میں بہتری پیدا کرتا ہے اور انسان کو موقع دیتا ہے کہ وہ قدم بقدم چل کر آگے بڑھے۔ کوشش کا بھی مزہ ہے اور ترقی کا بھی۔ ایمان میں بھی ترقی ہوتی رہتی ہے اور اس کے عمل بھی شاہراہ ترقی پر گامزن رہتے ہیں۔ ایسا ہو تو جبھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کا ہر دن پہلے دن سے زیادہ بہتر ہے۔ یعنی گذرے ہوئے کل سے آج اور آج سے آنے والا کل۔

ترقی تدریجی عمل ہے۔ ایمان میں بھی اور اعمال میں بھی۔ اور کردار میں بھی۔

کر رہا ہوں اپنی کوتہ دامنی کا مَیں گلہ
گو کہ ہے یہ وسعتِ نعمت کے شکرانے کی بات
مَیں تو اپنے ظرف کو بھی دیکھ کر شرمندہ ہوں
بات تو یہ ہے کہ یہ ہے تیرے پیمانے کی بات

ابوالاقبال ———

پریتم میرے پریتم

یہ "بے نام" نظم ملی ہے۔ نظم اچھی ہے اس لئے لکھنے والے کے نام کے بغیر بھی ہم اسے قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں ——— (ادارہ)

ذرّے تھے بنا ڈالا ہمیں مہر نما ہے
ہم خاک تھے ہمدوشِ فلک تُو نے کیا ہے

اپنے لئے تو اِک یہی اعزاز بڑا ہے
خود تُو نے اسیرانِ رہِ مولیٰ کہا ہے

زندہ ہی نہیں اب ہوئے تابندہ بھی ہم لوگ
جب سے ترا اشکوں بھرا پیغام سُنا ہے

سرمایۂ جاں ہے یہ ہمارے لئے جاناں
جو کرب ترے دِل میں ہے، جو لَب پہ دُعا ہے

ساجن ہمیں کیا چاندنی راتوں سے ہے لینا
کہ تیرا تصوّر ہی ہمیں ماہِ لقا ہے

جو ہم نے تری بزمِ تلطّف سے ہے پایا
دُنیا میں تیاک ایسا بھلا کس کو مِلا ہے

خوشبو جو قفس میں کبھی در آئی تو ہم کو
شانوں پہ ترا ہاتھ بھی محسوس ہُوا ہے

پیارے ابھی ہمّت تو ہماری نہیں سوئی
ہم جاگیں گے تُو کاہے کو یوں جاگ رہا ہے

زخموں کو سجا لینا ہی زینت ہے ہماری
یہ رسمِ وضع داری ہے، دستورِ وفا ہے

ہم کرب وبَلا سے کہاں گھبراتے ہیں پیارے
پابندِ سلاسل سہی دل غم سے رِہا ہے

اس بات پہ لیکن کبھی دل دُکھتا ہے پریتم
تجھ کو غمِ حالات نے بن باس دیا ہے

دیکھیں دَر و دیوار کے سنّاٹے کہاں تک
آجا کہ ترے گھر نے تجھے یاد کیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات

محترم چوہدری ہدایت اللہ بنگوی صاحب

آج ہمارا ایک بہت ہی پیارا وجود جو جماعت یو۔ کے (U.K) کا ایک بہت ہی محبوب وجود تھا یعنی چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی، آج صبح اچانک ہم سے جدا ہوئے اور اپنے رفیقِ اعلیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ ان کو میں بہت دیر سے جانتا ہوں، جب میں طالب علم تھا اس وقت بھی ان سے مختصر سا تعلق بنا تھا۔ ۱۹۱۶ء میں آپ پیدا ہوئے تھے اور تعلیم کے دوران بھی اور بعد میں بھی جس حالت میں رہے ہمیشہ سلسلہ کے بہترین خادم رہے۔ کسی نہ کسی شکل میں جماعت کی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ تقسیم سے پہلے دہلی کے قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھی رہے۔ تقسیم کے بعد جب جماعت کراچی کی نئے رنگ میں تنظیم قائم ہوئی تو حضرت (فضل عمر۔ اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) نے آپ کو براہ راست خود مجلس عاملہ کراچی کا ممبر مقرر فرمایا۔ بہر حال سلسلہ کے مختلف خدام ہیں جنہیں مختلف رنگ میں خدمت کی توفیق ملتی ہے اور ایک نہیں، دو نہیں، آج کل تو خدا کے فضل سے ہزاروں ہیں جو اسی قسم کی زندگی گزارتے ہیں۔ بنگوی صاحب کے متعلق جو چند کلمات میں خصوصیت سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں کہ آپ طبعاً خدمت کرنے والے انسان تھے۔ صرف جماعت کی ہی خدمت نہیں بلکہ اپنی سروس کے دوران جو اکثر فارن آفس میں رہی اور اس کے تعلق میں دنیا کی مختلف ایمبیسیز میں آپ مقرر ہوتے رہے۔ آپ نے اس طرح بے لوث ہر ایک کی خدمت کی ہے کہ وہ غیر احمدی، افسر ہوں یا ماتحت یا ساتھی جنہوں نے آپ کے ساتھ کسی جگہ وقت گزارا ہے ہمیشہ آپ کو بڑی محبت سے یاد کرتے ہیں اور مجھے امریکہ سے کچھ عرصہ پہلے بنگوی صاحب کے ایک دوست کا خط ملا تھا اس میں اس نے بتایا کہ یہ ایسا وجود ہے جو بھلانے کے لائق نہیں ہے۔ بہت ہی خدمت کرنے والا اور بہت ہی احسان کرنے والا وجود ہے۔ پس اِس دور میں جو ربوہ سے آنے کے بعد کا دور ہے اور جسے میں (ترکِ وطن) کا دور کہہ رہا ہوں، جبکہ میں پاکستان سے آ کر انگلستان میں عارضی طور پر آباد ہوا تو آتے ہی میں نے سب سے پہلے یہ صلائے عام دی کہ (کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار ہوگا؟) کون ہے جو اللہ کی خاطر، اللہ کے نام پر میری نصرت کرنے والا بنے گا تو وہ اولین آوازیں جنہوں نے لبیک کہا ان میں ہدایت اللہ صاحب بنگوی کی آواز بھی تھی اور اس آواز میں ایسا خلوص تھا، ایسی سچائی تھی کہ اس کے بعد میں نے ان کو ہمہ وقت خدمتِ دین میں مگن دیکھا اور سخت بیماری کی حالت میں بھی اس بیماری کو چھپا کر کہ مجھے خدمت سے روک نہ دیا جائے آپ خدمت میں ہمیشہ مگن رہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ ان آوازوں میں سے یہ آواز یقیناً سچی آواز تھی، صدقِ دل سے اٹھائی گئی آواز تھی۔ چنانچہ ساری زندگی جو آپ نے بعد میں میرے ساتھ گزاری وہ زندگی اس بات کا نمونہ تھی کہ آپ واقعی اللہ کے انصار میں داخل ہو گئے تھے (۔) ان لوگوں میں سے اور بھی بہت سے ہیں جنہوں نے اپنی نیتوں کو پورا کر دیا اور بعض ایسے ہیں جو نیتیں پوری کر کے خدا کے حضور حاضر ہو گئے اور بعض ایسے ہیں جو ابھی انتظار کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس وجود کو غریقِ رحمت فرمائے۔ آخر سانس تک خدمت میں وقت گزارا۔ ہر جلسہ کے بعد جب میں ان کو مبارک باد دیتا رہا کہ آپ نے بہت ہی عمدہ خدمت کی ہے، اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے تو ہمیشہ جذبات سے مغلوب ہو جایا کرتے تھے اور دو باتیں ہمیشہ کہا کرتے تھے۔ ایک تو یہ کہ میری خدمت کوئی چیز نہیں۔ یہ آپ کی دعاؤں کا پھل ہے اور پھر تکرار سے کہا کرتے تھے کہ میں تکلفاً نہیں کہہ رہا۔ میں دل کے پورے یقین سے کہہ رہا ہوں کہ یہ محض دعاؤں کا پھل ہے، میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ دوسرے یہ دعا یاد کرایا کرتے تھے کہ میرے لئے ہمیشہ یہ دعا کریں کہ چلتے پھرتے آخری سانس تک خدمت میں میری جان جائے۔ ایسا ہی ہوا اور یہ جلسہ جو بہت ہی کامیاب گزرا ہے، آپ نے دیکھا کہ کس طرح ان کو سخت بیماری کی حالت میں بھی یہ چلتے پھرتے خدمتِ دین کی توفیق ملتی رہی۔ صبح جب میری بیگم کو پتہ چلا کہ بنگوی صاحب وفات پا گئے ہیں تو کہتی ہیں کہ رات بڑی دیر تک نیچے سے میں ان کی آوازیں سنتی رہی۔ یہ آ کر مہمانوں کے لئے ہدایتیں دے رہے تھے اور کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اتنی کراری اور بلند آواز والا شخص جو اس طرح رات گئے بہت دیر تک مہمانوں کی خدمت میں مصروف ہے صبح اچانک رخصت ہو جائے گا۔ مگر بہر حال یہ بھی اللہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ ۱۹۸۵ء سے لے کر اب تک، جب میں نے انہیں افسر جلسہ مقرر کیا تھا، یہ نہایت ہی عمدگی اور کامیابی کے ساتھ اپنے فرائض کو سرانجام دیتے رہے اور یہ ساری زندگی گویا (لیز) LEASE پر تھی یعنی ڈاکٹروں نے تو جواب دیا ہوا تھا لیکن خدمتِ دین کا جذبہ انہیں لئے پھرتا تھا اور اللہ نے اس جذبے کو قبول فرمایا اور زندگی کا ایک نیا دور عطا فرمایا۔

پس اگرچہ جدائی انسان کو ضرور دکھ پہنچاتی ہے لیکن بعض جدائیاں دکھ کے ساتھ بعض خوشی کے جذبات بھی رکھتی ہیں۔ ان کی جدائی کی بھی یہی کیفیت ہے۔ جیسے کوئی شخص کامیاب دورے کے بعد رخصت ہو رہا ہو تو لوگ دل کے بڑے گہرے غم کے ساتھ اس کو رخصت کرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی صمیم قلب کے ساتھ مبارکبادیں بھی پیش کرتے ہیں۔ پس میں اس جانے والے کو اسی جذبے کے ساتھ رخصت کرتا ہوں کہ اے جانے والے! ہم بہت مغموم ہیں۔ ہمارا دل تیرے صدمے سے گھائل ہو گیا ہے لیکن ہم صمیم قلب کے ساتھ تجھے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ تو نے ایک کامیاب بندے کی زندگی گزاری اور ایک کامیاب احمدی کی حالت میں آخری سانس تک زندہ رہا اور اسی حالت میں جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔ اللہ بے شمار رحمتیں ان پر نازل فرمائے اور اس ٹیم کو انہی نیکیوں پر قائم رکھے جس ٹیم کو انہوں نے بڑی محنت اور خلوص اور دعاؤں کے ساتھ تیار کیا ہے ان کا نعم البدل ہمیں عطا کرے۔ ان کی اولاد کو توفیق بخشے کہ وہ ان کی خوبیوں کو اپنی ذات میں زندہ کر کے انہیں نئی زندگی عطا کریں۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے اس کی تاریخ میں وہ (اللہ نے چاہا تو) ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کی اولاد کو ہمیشہ اپنے فضلوں کا وارث بناتا رہے اور ان کی روح کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ (الفضل ۳۰ ستمبر ۱۹۹۱ء)

لجنہ کالم

۱۴ ستمبر ۱۹۹۱ء بعد نماز عصر لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ نے حضرت امام جماعت الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کے اعزاز میں ایک شاندار دعوت چائے دی۔ جس میں شہر کے بعض معززین بھی شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر حضور نے حسب ذیل مختصر سی تقریر فرمائی۔

"میں سب سے پہلے اپنی اپنے ساتھیوں اور دوسرے مہمانوں کی طرف سے لجنہ اماء اللہ کا اس چائے کی دعوت کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دعوتیں دنیا میں ہوتی رہتی ہیں اور یہ ایک ایسا رواج ہو گیا ہے کہ شائد اپنی کثرت کی وجہ سے بہت سی خلوص کی کھو بیٹھا ہے۔ لیکن وہ دعوت جو جوش اور اخلاص کے نتیجے میں ہو وہ دل کے لئے نہایت ہی مسرت کا موجب اور قلب کے لئے فرحت کا باعث ہوتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو محبت اور تعلق بڑھانے کا ایک ذریعہ یہ بھی بتایا ہے کہ اگر توفیق ہو تو ایک دوسرے کی دعوت کرتے رہا کریں۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی لوگوں کو دعوت پر بلاتے تھے۔ اور اس کو اتنی اہمیت دیتے کہ فرماتے دعوت کا رد کرنا میری سنت کے خلاف ہے۔ اور میں چونکہ جانتا ہوں کہ لجنہ کی یہ دعوت اخلاص اور اسی روح کے ساتھ ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ کھانوں کی قیمت کے مطابق نہیں بلکہ اس نیت کی قیمت کے مطابق ان سے فضل و برکت کا سلوک کرے۔

سیالکوٹ کی لجنہ باوجود اس کے کہ اس سے پہلے مجھے انہیں مخاطب کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن ان کی محترم اور مخلص کارکن جو یہاں کی جماعت کے امیر کی اہلیہ ہیں کے بعض خطوط اور بیانات سے پتہ لگتا ہے کہ نہایت اعلیٰ درجے کا کام کرنے والی اور بہت سی لجنات کے لئے نمونہ ہیں بلکہ بسا اوقات مجھے سیالکوٹ کی لجنہ کے کام بتا کر مرکزی لجنہ کو شرمندہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

کوئٹہ میں حضرت فضل عمر سے ایک فوجی افسر کی ملاقات ہوئی۔ یہ صاحب ہندوستان کی وسیع جنگی تیاریوں سے خوف زدہ تھے اور کشمیر کی واپسی کو ناممکن تصور کرتے تھے۔ مگر حضرت فضل عمر نے انہیں قرآن مجید کی روشنی میں ایسا بصیرت افروز جواب دیا جو ایک مخلص کی تسلی و تشفی کے لئے کافی و وافی تھا۔ حضرت فضل عمر کے الفاظ میں اس واقعہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

فرمایا۔ میں کوئٹہ گیا تو وہاں مجھے کچھ فوجی افسر ملنے آئے۔ ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ اسی دوران میں کشمیر کا بھی ذکر آ گیا۔ میں نے کہا کشمیر مسلمانوں کو ضرور ملنا چاہیئے۔ ورنہ اس کے بغیر پاکستان محفوظ نہیں رہ سکتا۔ دوسرے دن میرے پرائیویٹ سیکرٹری نے مجھے لکھا کہ فلاں کرنیل صاحب آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے الگ بات کرنی ہے۔ میں نے ان کو لکھا کہ آپ کو کوئی غلطی تو نہیں لگی۔ یہ تو کل مجھے مل کر گئے ہیں۔ انہوں نے کہا یہ بات تو درست ہے۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک پرائیویٹ بات کرنی ہے۔ میں نے کہا لے آؤ چنانچہ وہ آ گئے۔ میں نے کہا فرمائیے آپ نے کوئی الگ بات کرنی تھی۔ کہنے لگے جی ہاں میں نے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگے کہ آپ نے کہا تھا کہ ہمیں کشمیر لینا چاہیئے اور اس کے لئے ہمیں قربانی کرنی چاہیئے۔ یہ بات آپ نے کس بناء پر کہی۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہندوستان کے پاس فوج زیادہ ہے۔ میں نے کہا میں خوب جانتا ہوں۔ کہ اس کے پاس فوج زیادہ ہے۔ کہنے لگے کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ جو بندوقیں ہمارے پاس ہیں وہی ان کے پاس ہیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ کہنے لگے کیا آپ کو معلوم نہیں۔ ان کے پاس ڈم ڈم کی فیکٹری ہے۔ جو ہزاروں ہزار بندوق ان کو ہر مہینے تیار کر کے دیتی ہے میں نے کہا ٹھیک ہے۔ کہنے لگے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ان کے پاس اتنا گولہ بارود ہے اور آٹھ کروڑ کا گولہ بارود جو ہمارا حصہ تھا۔ وہ بھی انہوں نے ہم کو نہیں دیا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ کہنے لگے آپ کو معلوم نہیں ان کے پاس ہوائی جہازوں کے ۱۰ سکواڈرن ہیں اور ہمارے ہاں صرف ۲ ہیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ کہنے لگے کہ ان کی اتنی آمد ہے ہماری اتنی آمد ہے۔ میں نے کہا یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہنے لگے جن کالجوں میں وہ پڑھے ہیں انہی کالجوں میں ہم بھی پڑھے ہیں۔ ہمیں ان پر علمی رنگ میں کوئی برتری حاصل نہیں۔ میں نے کہا کہ یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہنے لگے پھر جب ہماری فوج کم ہے اور ان کی زیادہ ہے۔ گولہ بارود ان کے پاس زیادہ ہے۔ توپیں ان کے پاس زیادہ ہیں۔ ہوائی جہاز ان کے پاس زیادہ ہیں۔ آمد ان کی زیادہ ہے۔ اور ہم بھی انہی کالجوں میں پڑھے ہوئے ہیں جن میں وہ پڑھے ہمارے اندر کوئی خاص لیاقت نہیں تو پھر آپ نے کس بناء پر کہا تھا کہ ہمیں کشمیر لینا چاہیئے میں نے کہا دیکھا قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ کئی چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہیں جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے بڑی جماعتوں پر غالب آ جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے یہ بات اسی لئے بیان فرمائی ہے کہ تم تھوڑے اور کمزور ہو کر ڈرا نہ کرو۔ خدا تعالےٰ طاقت رکھتا ہے کہ تمہیں بڑوں پر غلبہ دے دے۔ اس لئے آپ گھبراتے کیوں ہیں۔ اللہ تعالےٰ پر توکل رکھیئے۔ بے شک آپ تھوڑے ہیں لیکن خدا تعالےٰ آپ کو طاقت دے دے گا۔ پھر میں نے کہا تم کو ایک موٹی بات بتاتا ہوں۔ تم مسلمان ہو۔ کیا تمہیں معلوم ہے یا نہیں کہ قرآن نے یہ کہا ہے کہ اگر تم مارے جاؤ گے تو جنت میں جاؤ گے کہنے لگا جی ہاں۔ میں نے کہا اب دو صورتیں ہیں۔ کہ اگر تم میدان میں کھڑے رہو گے اور زندہ رہو گے تو جیت جاؤ گے اور اگر مارے جاؤ گے تو جنت میں چلے جاؤ گے اب بتاؤ کیا تمہارے اندر مرنے کا کوئی ڈر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ تم سمجھتے ہو کہ اگر میں لڑائی کے میدان میں کھڑا رہا اور لڑتا رہا۔ تو دو ہی صورتیں ہیں۔ یا جیت جاؤں یا جنت میں چلا جاؤں گا۔ پس تمہاری بہادری کا ہندو کس طرح مقابلہ کر سکتا ہے۔ وہ تو یہ جانتا ہے کہ اگر میں مر گیا تو بندر بن جاؤنگا یا سؤر بن جاؤنگا یا کتا بن جاؤں گا۔ یہ اس کا تناسخ ہے تم یہ تو جانتے ہو کہ مر کے جنت میں چلے جائیں گے۔ اور وہ یہ جانتا ہے کہ مر کے کتا بن جاؤنگا۔ سؤر بن جاؤں گا۔ بندر بن جاؤنگا۔ تو مسلمان اور ہندو کا کوئی مقابلہ ہی نہیں ہو سکتا۔ اسے تو کتا یا سؤر بننے کا ڈر لگا ہوا ہے۔ اور تم میں جنت میں جانے کا شوق ہے۔ تمہارا اور اس کا مقابلہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تو حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے دلیری کے اتنے مواقع پیدا کر دیئے گئے ہیں کہ اس کو کوئی گزند آ ہی نہیں سکتی۔

۱۹۴۷ء کے فسادات کے دوران درویشوں کو پریشان کرنے اور حکام کو ان کے خلاف اکسانے کے لئے کیا کیا حربے استعمال کئے جا رہے تھے۔ ان کا کسی قدر اندازہ اخبار "انقلاب" ۷ ستمبر ۱۹۴۸ء کے مندرجہ ذیل نوٹ سے لگ سکتا ہے۔

"قادیان میں ۳۱۳ احمدی ہر وقت موجود رہتے ہیں .... نمازیں پڑھتے ہیں اور اپنے مذہبی مقامات کی حفاظت کرتے ہیں ان کو احمدی اصطلاح میں درویش کہتے ہیں۔ ان درویشوں میں سے ایک صاحب حال ہی میں واپس آئے ہیں۔ جنہوں نے قادیان کے سکھوں کے متعلق بعض نہایت دلچسپ باتیں سنائیں مثلاً پچھلے دنوں سردار ایشر سنگھ بھیل وزیر مشرقی پنجاب قادیان آئے۔ انہوں نے سکھوں اور ہندوؤں کے اجتماع میں تقریر کی۔ اس موقعہ پر ایک سکھ مقرر نے کہا کہ سردار! وہ جو ہندوستان میں ساڑھے چار کروڑ مسلمان رہتے ہیں۔ ان کا ہم بندوبست کریں گے۔ آپ فکر نہ کیجئے، آپ مہربانی کر کے ان ۳۱۳ سے ہمیں نجات دلا دیجئے یہ بات اتنی مہمل اور مضحکہ خیز تھی کہ سردار ایشر سنگھ بھی ہنسے بغیر نہ رہ سکے۔

ایک احمدی کے نام تیس روپے کا منی آرڈر آیا۔ جو اس نے وصول کر لیا تھوڑی دیر بعد وہ کیا دیکھتا ہے کہ پوسٹ مین بھاگا ہوا آ رہا ہے۔ اس نے آتے ہی کہا آپ کو پوسٹ ماسٹر صاحب بلاتے ہیں۔ یہ صاحب ڈاکخانے پہنچے تو پوسٹ ماسٹر صاحب نے کہا کہ ایک بڑی غلطی ہو گئی ہے وہ منی آرڈر کی رقم آپ واپس کر دیجئے۔ احمدی نے پوچھا وہ کیوں کہنے لگے یہ منی آرڈر بغیر سنسر تقسیم ہو گیا ہے۔ اب اسے سنسر کرانے کے لئے دہلی بھیجنا ہے۔ عرض کیا گیا کہ منی آرڈر کا سنسر کیا معنی اور پھر کوپن پر کچھ لکھا ہوا بھی نہیں ہے۔ جس کو سنسر کرانا ضروری ہو۔ آپ کی بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ لیکن پوسٹ ماسٹر صاحب نہ مانے اور انہوں نے رقم واپس لے کر منی آرڈر سنسر کرانے کے لئے دہلی بھیج دیا۔

ایک سکھ ڈی ایس پی نے ایک احمدی کو یونہی سڑک پر گرفتار کر کے ہندو اے۔ ڈی۔ ایم۔ کی عدالت میں پیش کر دیا۔ اور شکایت کی کہ اس نے کرفیو کی خلاف ورزی کی ہے۔ اے۔ ڈی۔ ایم نے کہا کہ اس وقت تو قادیان میں کوئی کرفیو نہیں۔ پھر خلاف ورزی کس چیز کی ہوئی۔ سکھ ڈی۔ ایس۔ پی نے کہا نہیں صاحب! کرفیو موجود ہے اے۔ ڈی۔ ایم نے کہا کہ آخر کرفیو آرڈر تو میں ہی صادر کرتا ہوں۔ میں نے کوئی حکم نہیں دیا اور اس وقت اس علاقے کے کسی حصے میں کرفیو نہیں ہے۔ سکھ ڈی۔ ایس۔ پی، ایک سکھ دوسرے پولیس، غصے میں آ گئے اور ہندو اے۔ ڈی۔ ایم سے کہنے لگے اچھا آپ سمجھتے ہیں کہ کرفیو نہیں ہے۔ بہتر ہے ذرا خود باہر نکل کر دیکھئے کہ کرفیو ہے یا نہیں۔ اے۔ ڈی۔ ایم اس گستاخانہ دھمکی پر دم بخود رہ گئے لیکن کیا کرتے آج کل ہندو افسروں کو ہر جگہ سکھوں سے دبنا پڑتا ہے۔

قادیان کے بہشتی مقبرہ کے گرد احمدیوں نے ایک دیوار تعمیر کی۔ جس میں جھلملیاں لگائی گئی ہیں۔ جنہیں پنجابی میں جھرنا کہتے ہیں۔ سکھوں نے بالائی حکام کے پاس شکایت کر دی کہ مرزائیوں نے توپوں اور بندوقوں کے لئے مورچے بنائے ہیں۔ فوجی افسر موقعہ کا معائنہ کرنے آئے تو بہت ناراض ہوئے۔ کہ تم خواہ مخواہ ہمارا وقت ضائع کرتے ہو۔ بھلا یہ بھی کوئی مورچے ہیں۔ کیا ان میں کوئی بندوق یا توپ لگائی جا سکتی ہے۔ پھر احمدیوں نے اپنے گھروں کی عمارتوں پر تو مورچے نہ لگائے۔ قبروں پر مورچوں کی کیا ضرورت تھی۔ شکایت کرنے والے سکھ خفیف ہوئے۔

ایک اور عجیب وغریب شکایت کی گئی ہے کہ صاحب یہ احمدی صرف ۳۱۳ نہیں بلکہ ہزاروں ہیں۔ بات اصل میں یہ ہے کہ یہ سب اپنے تہہ خانوں میں چھپے رہتے ہیں اور صرف ۳۱۳ باہر نکلتے ہیں۔ پھر وہ غائب ہو جاتے ہیں اور ۳۱۳ کی نئی کھیپ تہہ خانوں سے نکل آتی ہے مطلب غالباً یہ ہے کہ حکام ان احمدیوں کو تلاشیوں اور گرفتاریوں سے پریشان کریں۔

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔ اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

نون۔ سین

کویت سے معاہدے

سب سے پہلے امریکہ نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ کویت میں اسے سامانِ حرب جمع کرنے کی اجازت ملنی چاہیئے اور کویتی فوجیوں کے ساتھ مشقیں کرنے کے مواقع بھی مہیا کئے جائیں تاکہ اگر کویت کو یا خلیج میں کسی اور ریاست کو کوئی خطرہ درپیش ہو تو اس کا مقابلہ کیا جا سکے۔ اب کویت کے سفیر طارق رزوق نے کہا ہے کہ فرانس بھی اس بات پر غور کر رہا ہے کہ اسے کویت میں ایسی آسانیاں میسر آنی چاہئیں جیسی امریکہ کو دی گئی ہیں وہ کویت اور خلیج کی دوسری ریاستوں کی امداد کے پیش نظر یہ چاہتا ہے کہ وہاں سامانِ حرب جمع کیا جائے اور خطرے کے وقت کویت کی مدد کی جائے۔ یہ بات دونوں طرف زیرِ غور ہے اور عنقریب اس کا فیصلہ ہو جائے گا۔ کہ امریکہ کی طرح فرانس کو بھی کویت میں اس قسم کی امداد کا موقعہ ملنا چاہیئے۔

اسی طرح برطانیہ بھی اس بات کا خواہش مند ہے کہ وہ سامان حرب کویت میں جمع کر سکے اور اس کے دو ایئربیس اور ایک بحری اڈہ اس کے استعمال میں آئے۔ اگرچہ ان معاہدوں کے مطابق وہاں یہ فوجی گروپ متعین نہیں کئے جائیں گے۔ گویا کہ اسلحہ ہو گا اور اسلحہ کی نگہداشت کرنے والے لوگ ہوں گے لیکن اتنی تعداد میں فوجیوں کو وہاں نہیں رکھا جائے گا۔ کہ یہ کہا جائے کہ وہاں فوجی متعین کر دئے گئے ہیں۔ کویت ایک طرف تو یہ چاہتا ہے کہ خلیج کی چھ ریاستیں آپس میں معاہدے کر کے حفاظتی اقدامات کریں اور وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ مصر اور شام کے ساتھ بھی معاہدے ہو جائیں اور ان دو معاہدوں کے علاوہ وہ امریکہ اور یوروپین ممالک سے بھی اسی قسم کے معاہدے کرنے کا خواہش مند ہے۔ کویت نے ۱۵ ایربس جن کی قیمت ساڑھے سات ارب فرانک ہے۔ فرانس سے خریدنے کے ارادے کا اظہار کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ پندرہ ایربس (کویت) ۱۹۹۲ء کے آخیر پر استعمال میں لا سکے گا۔

سعودی عرب اور ایران

سعودی عرب کے وزیر خارجہ سعود فیصل نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ خلیج کی عرب ریاستیں عراق کے ساتھ تو کوئی رابطہ نہیں رکھنا چاہتیں لیکن اسکے بالمقابل وہ ایران سے اپنے تعلقات بہتر بنانا اور انہیں بڑھانا چاہتی ہیں۔ اسکی دلیل کے طور پر سعود فیصل نے کہا کہ جب سے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی (۱۹۸۹ء) صدر منتخب ہوئے ہیں حالات بہتری کی طرف رخ کئے ہوئے ہیں۔ وہ اس بات کے خواہاں ہیں کہ اسلامی ریاستوں کے تعلقات بہتر ہونا چاہئیں تاکہ وہ مل جل کر اسطرح زندگی گذار سکیں کہ ساری دنیا متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔ خاص طور پر وہ اپنے علاقے کی ریاستوں کو ایک دوسرے کے زیادہ قریب لانا چاہتے ہیں۔ عراق نے چونکہ کویت پر حملہ کر کے سخت غلطی کی ہے اسلئے اسکے ساتھ روابط قائم کرنا مناسب نہیں۔

اعلان دار القضاء

(مکرم رانا منیر احمد صاحب از مکرم میاں نذیر احمد صاحب)

مکرم رانا منیر احمد صاحب کوٹھی نمبر ۴۶ کیو بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم میاں نذیر احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ موصوف کے نام قطعہ نمبر ۹/۴ طارق منزل واقع دارالصدر ربوہ الاٹ ہے۔ درخواست دہندہ یہ پلاٹ اپنے نام منتقل کرانا چاہتے ہیں۔ حسب درخواست ان کے مندرجہ ذیل ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں۔

۱۔ مکرم رانا منیر احمد صاحب ابن مکرم میاں نذیر احمد صاحب
۲۔ مکرم نصیر احمد صاحب " " "
۳۔ مکرم نعیم احمد صاحب " " "
۴۔ مکرم محمد سعید احمد صاحب " " "
۵۔ محترمہ نجم الطارقہ بنت " " "
۶۔ محترمہ نجم الثاقبہ بنت " " "
۷۔ محترمہ نرگس آسیہ شریف صاحبہ بنت " " "
۸۔ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ بیوہ " " "

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
"دعا نماز کا مغز اور روح ہے اور رسمی نماز جبتک اس میں روح نہ ہو کچھ نہیں۔"

وسیم احمد شمس

سکونِ دل

مادی زندگی جوں جوں ترقی کے زینے طے کرتی جا رہی ہے۔ انسانی روح دن بدن پریشان اور بے سکون ہوتی جاتی ہے۔

ہمارا ترقی پذیر معاشرہ حد درجہ کی بے چینی اور انتشار ذہنی کا شکار ہے۔ انسان سکون دل کی تلاش میں مارا مارا بھٹک رہا ہے، لوگ طرح طرح کے پاپڑ بیلتے ہیں۔ پھر بھی سکھ کا سانس نصیب نہیں ہو رہا۔

جن لوگوں کو مذہب سے کچھ تھوڑا بہت لگاؤ ہے کسی مشکل یا بے قراری کے لمحات میں ان کی توجہ دم درود نذر نیاز اور ختم شریف کی طرف مبذول ہو جاتی ہے اور جو یہ سب کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے قوالی سن کر ہی اپنا غم غلط کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دوسرا طبقہ وہ ہے جو قدرے آسودہ حال مگر مذہب سے برگشتہ یا متنفر ہے یا پھر سرے سے مذہب کے فلسفہ سے ہی نابلد ہے۔ وہ جو مہذب اور سلجھے ہوئے کہلاتے ہیں۔ کچھ تو خواب آور گولیوں کا سہارا لیتے ہیں لیکن اکثر نشے کی غلامی میں سر دے بیٹھتے ہیں سگریٹ سے آغاز ہوتا ہے اور بات ہیروئن تک جا پہنچتی ہے۔

معاشرے کا دبا ہوا طبقہ قدرے سستے مگر زود اثر دارو مثلاً چرس، افیون، بھنگ وغیرہ میں پناہ ڈھونڈتا نظر آتا ہے۔

ان سب کے علاوہ ایک اور طبقہ بھی ہے۔ جو ان کمزور سہاروں پر اکتفاء نہیں کرتا بلکہ قدم کچھ اور آگے بڑھا کر آخری حد بھی پھلانگ جاتا ہے اور جسمانی لذات کے پیچھے گناہ اور بے حیائی کی دلدل میں اتر جاتا ہے۔

ہوسِ زر، نفس کی غلامی، خواہشات کی کثرت، وسائل کی کمی اور ماحول میں ناجائز ذرائع سے کمائی ہوئی سیاہ دولت کی فراوانی ان تمام مسائل کا سبب بنتی ہے۔ لیکن اصل اور بنیادی وجہ اس کی ایک اور ہے جو بعد میں عرض کرونگا۔ پہلے ذرا یہ واقعہ ملاحظہ فرمائیے۔

کہتے ہیں کہ کوئی امیر آدمی اپنے بلند بام عالی شان بنگلے کی اوپر والی منزل میں رہتا تھا۔ اس کے پاس دنیا کی وہ تمام نعمتیں موجود تھیں جنہیں وہ اپنی دولت کے برتے پر بازار سے خرید سکتا تھا۔ مگر سکھ کی نیند سے محروم تھا۔ ساری رات آنکھوں میں بیت جاتی اور وہ اپنے کمرے میں ادھر ادھر بے چین و مضطرب پھرتا رہتا۔

ایک رات جو اس نے باہر جھانکا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص سڑک کے اس پار زمین پر پڑا سو رہا ہے۔ اسے بہت ترس آیا۔ سوچنے لگا کہ اس غریب کے پاس نہ گھر ہے نہ بستر اس کی مدد کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اگلی رات جب وہ شخص اپنی جگہ پر سونے کے لئے پہنچا تو یہ صاحب روپوں کی ایک تھیلی لئے اس کے پاس گئے اور رقم ان کو دے کر کہا کہ لو میاں کسی اچھی سی جگہ پر گھر بنا لینا اور آرام سے سونا۔ رقم اس کو دے کر واپس اپنے کمرے میں آ گیا اور حسب معمول اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر سرگرداں ہو گیا۔

رات کے آخری پہر میں اس امیر آدمی نے کھڑکی سے باہر جھانکا تو ایک عجیب منظر اس کی نظروں کے سامنے تھا۔ وہی آدمی جو ساری رات میٹھی نیند سویا کرتا تھا۔ روپوں کی تھیلی گود میں چھپائے بیٹھا ہے۔ کبھی سر کے نیچے رکھ کر لیٹ جاتا اور کبھی بغل میں دبا کر بیٹھ جاتا ہے۔ اسی ہیر پھیر میں صبح ہو گئی۔ صبح ہوتے ہی وہ غریب آدمی اپنے محسن کے دروازے پر تھا۔ امیر آدمی نے آنے کا سبب پوچھا تو سخت برہم ہو کر اس نے روپوں کی تھیلی امیر کے سامنے پھینک دی۔ اور بولا جس زہر نے تمہاری زندگی کا سکون چاٹ لیا ہے۔ مجھے بھی دے آئے ہو۔ مجھے نہیں چاہیئے تمہاری یہ دولت۔ میں ساری رات اس کی چوکیداری ہی کرتا رہا اور ایک پل بھی سو نہ سکا۔

بے چینی اور بے سکونی کی اصل اور حقیقی وجہ یہ ہے کہ سکون کا تعلق روح سے ہے۔ اگر روح مطمئن ہے تو جسم پتھروں پر پڑا بھی آرام پاتا ہے۔ مگر جب روح کو چین نہیں تو جسم کے لئے پھولوں کی سیج بھی کانٹوں کا بچھونا بن جاتی ہے۔ روح بے چین اور مضطرب اس وقت ہوتی ہے جب اس کا

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ——— عبدالحمید طاہر

مکرم نصیر احمد صاحب علوی

مکرم نصیر احمد صاحب علوی ۱۹۴۸ء میں چک ۱۰-۱۱/۳ ل تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۰ء میں اپنے والدین کے ہمراہ سندھ ضلع نواب شاہ گوٹھ چوہدری امام بخش میں آکر آباد ہوئے۔ پرائمری پاس کرنے کے بعد اپنے گاؤں سے چار میل کے فاصلہ پر واقع سکول دریا خان مری کیمپ میں داخل ہوئے وہاں سے مڈل کا امتحان پاس کرنے کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخلہ لیا۔ اور ۱۹۶۶ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا انٹر کا امتحان پاس کر کے تعلیم چھوڑ دی اور والدین کے ساتھ زمینداری کے کام میں مشغول ہو گئے۔ ۱۹۷۹ء میں آپ دوڑ شہر ضلع نواب شاہ میں آباد ہوئے۔ اس وقت سے جماعت احمدیہ دوڑ میں سیکرٹری مال کے فرائض سرانجام دے رہے تھے بعد میں زعیم انصار اللہ کا عہدہ بھی انہی کے سپرد ہو گیا۔ دوڑ میں آباد ہوتے ہی انہوں نے دعوت الی اللہ کی طرف بہت توجہ دی روزانہ کچھ نہ کچھ وقت ضرور دعوت الی اللہ کے لئے نکالتے۔ خاکسار کی پہلی تقرری دوڑ میں ہوئی تو دوستوں سے رابطہ کے لئے نصیر احمد صاحب ہر روز وقت نکال کر آتے اور خاکسار کا ساتھ دیتے بعض اوقات رات ۱۲ بجے تک خدمت دین میں مصروف رہتے سیکرٹری مال کے عہدے کا پورا حق ادا کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ دوڑ آج تک اپنے تمام چندہ جات وقت سے پہلے ادا کر دیتی ہے تمام جماعتی میٹنگز میں باقاعدگی سے جاتے اور وہاں سے ملنے والی تمام ہدایات جماعت میں آکر بتاتے اور ان پر عمل بھی کرواتے پنجوقتہ نمازوں میں اپنے ساتھ اپنے بچوں کو بھی لے کر آتے اور ان کی تربیت کا خاص خیال رکھتے۔

۱۶ اور ۱۷ نومبر ۱۹۹۰ء کی درمیانی شب رات ۲ بجے بعض افراد نے ان کے گھر میں گھس کر کاربین کا فائر کر کے دین حق کے اس فدائی کو ابدی نیند سلا دیا۔ اس وقت ان کی عمر ۴۲ سال تھی۔

نصیر احمد صاحب نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے اور موصوف کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

آپ کا خط ملا

مکرم محمود احمد صاحب سابق صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ حال مربی سلسلہ آسٹریلیا لکھتے ہیں:

الفضل کے ذریعہ آپ سے ملاقات ہوتی ہے۔ گذشتہ ہفتہ دیر سے الفضل ملا۔ طبیعت میں بے چینی رہی کیونکہ الفضل کے ذریعہ جماعتی خبریں، ہمارے بھائیوں کے حالات، ملکی خبریں ملتی ہیں ملکی خبریں زیادہ ہونی چاہئیں۔ غیر ملکی خبریں تو ہر ملک کے اخبارات میں چھپتی ہیں اور باہر کے لوگوں کو باہر کی خبریں ملتی رہتی ہیں۔ مگر پاکستان کی خبریں بہت کم ملتی ہیں۔ لہٰذا یہ کالم زیادہ ہو تو بیرون پاکستان کے لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ "کاغذی ہے پیرہن" بھی پڑھتا ہوں۔ مرکز کے رسالے تو ہمارے لئے اس لحاظ سے بھی اطمینان کا باعث ہیں کہ دوستوں کے حالات کی خبر ملتی ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آج آپ کے والد ماجد حضرت ماسٹر عطاء محمد صاحب بھی یاد آئے ان سے ہم نے الف ب اور تختی شروع کر کے اردو لکھنا پڑھنا سیکھی تھی۔ ان کا بہت احسان ہے۔ پھر اساتذہ تو روحانی باپ ہوتے ہیں۔ ربوہ تو کبھی بھی نہیں بھولتا۔ اس بستی کی سب چیزیں ذہن میں تازہ ہیں۔ وہاں بہت سکون ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شہر اور اہل شہر کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔

بقیہ صفحہ ۳ سے آگے

کرنا پڑا ہے۔ اگرچہ اس میں شک نہیں کہ مرکز کی لجنہ کی نوعیت مختلف ہے۔ لیکن پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ جس اخلاص کے ساتھ سیالکوٹ کی لجنہ نے کام کیا ہے۔ وہ ہر ایک کے لئے نمونہ ہے۔

عورتوں کی تعلیم سے مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاص دلچسپی ہے۔ میں نے اس کی وجہ سے لوگوں کے اعتراضات بھی سنے ہیں۔ اور اختلافی آراء بھی سنی ہیں۔ لیکن پھر بھی پورے یقین کے ساتھ اس رائے پر قائم ہوں کہ عورتوں کی تعلیم کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جب جماعت احمدیہ کا انتظام میرے ہاتھ میں آیا اس وقت قادیان میں عورتوں کا صرف پرائمری سکول تھا لیکن میں نے اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو قرآن کریم اور عربی کی تعلیم دی اور انہیں تحریک کی کہ مقامی عورتوں کو قرآن کریم کا ترجمہ اور حدیث وغیرہ پڑھائیں میں نے اپنی ایک بیوی کو خصوصیت کے ساتھ اس کے لئے تیار کیا۔ اور میرا خیال تھا کہ وہ اپنی تعلیمی ترقی کے ساتھ دوسری عورتوں کو فائدہ پہنچائیں گی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی مشیت تھی کہ میرے سفر ولایت سے واپسی پر وہ فوت ہو گئیں۔ اس پر میں نے سمجھا کہ صرف ایک عورت تیار کرنے سے کام نہیں چلے گا کیونکہ اس کے یہ معنی ہوں گے کہ اگر وہ فوت ہو جائے تو دوسری کو تیار کرنے کے لئے چھ سات سال کا مزید عرصہ درکار ہوگا۔ اس پر میں نے یہ انتظام کیا کہ طالبات چقوں کے پیچھے بیٹھ کر استادوں سے تعلیم حاصل کریں۔ اس پر قادیان میں بھی اور باہر بھی اعتراض ہوئے۔ کہ یہ اچھی تعلیم ہے کہ عورتوں کو مرد پڑھاتے ہیں۔ لیکن میں نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی کیونکہ ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ضرورت کے موقعہ پر مرد عورت ایک دوسرے سے پڑھتے پڑھاتے رہے۔

خود حضرت عائشہ رضی صحابیوں اور تو علموں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات سکھاتی رہی ہیں۔ اور ہماری عورتوں کی عزت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی عورتوں کی عزت سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ اور جو فعل ان کی عزت کے مطابق ہے اس سے ہماری عزت میں فرق نہیں آ سکتا پس میں نے اس سلسلے کو جاری رکھا یہاں تک کہ پچھلے سال تک عورتوں کی کافی تعداد نے مولوی کا امتحان پاس کر لیا۔ گویا وہ ڈگری حاصل کی جو عربی میں ایف اے کے برابر ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں نے پرائمری سکول کو مڈل تک پہنچا دیا۔ اور چونکہ عربی کا امتحان دے کر انٹرنس پاس کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے مولوی پاس عورتوں نے اور کچھ باقاعدہ سکول میں پڑھنے والیوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے انٹرنس بھی پاس کر لیا۔ اور اس سال سے قادیان میں عورتوں کے لئے کالج بھی جاری ہو چکا ہے۔ امید ہے دو سال تک کئی عورتیں ایف۔ اے پاس کر لیں گی۔ اور میرا منشاء ہے کہ اسی طرح کم از کم پندرہ سولہ عورتوں کو بی۔ اے ایم۔ اے تک تعلیم دلائی جائے تا کہ عورتیں خود دوسری عورتوں کو تعلیم دے سکیں۔ مردوں کے لئے کالج قائم کرنے کی شرائط سخت ہیں یعنی جب تک ایک خاص رقم جمع نہ کی جائے۔ اور عمارت تعمیر نہ ہو۔ اس کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ لیکن عورتوں کے لئے ایسی شرائط نہیں۔ اس لئے ہمیں ان کے لئے انتظام کرنے میں تھوڑے سے خرچ پر بہت سی سہولتیں مل سکتی ہیں اور جو قادیان میں عورتیں ہی تعلیم دینے کے لئے تیار ہو جائیں تو میرا ارادہ ہے وہاں ہوسٹل قائم کر کے باہر کی عورتوں کے لئے بھی وہاں رہ کر تعلیم حاصل کرنے کا انتظام کر دیا جائے گا۔ یہ امر اس قدر افسوسناک ہے کہ سارے پنجاب میں مسلمانوں کا ایک بھی زنانہ کالج نہیں اور قادیان کا کالج پہلا زنانہ کالج ہے اور خدا کے فضل سے وہاں عورتوں کی تعلیم اس قدر زیادہ ہے کہ چند ماہ ہوئے میں علی گڑھ گیا تو مجھے بتایا گیا کہ صرف چار لڑکیوں نے انٹرنس کا امتحان دیا ہے۔ لیکن قادیان میں پہلے ہی سال سولہ لڑکیوں نے امتحان دیا۔ اور ہم نے اندازہ کیا ہے کہ قادیان میں تقریباً سو فیصدی لڑکیاں تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ گویا ان کی شرح لڑکوں سے بھی زیادہ ہے۔ اور یہ خوشی کی بات ہے کہ ہماری جماعت میں عورتوں کی تعلیم اسی صورت سے پھیل رہی ہے خصوصاً قادیان میں (اللہ نے چاہا تو) بہت جلد عورتوں کی جہالت سے ہم بچ جائیں گے۔

(یہ تقریر مصباح کے ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۱ء کے شمارے میں شائع ہوئی۔)

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

تعلق اپنی جڑ سے کٹ جاتا ہے۔ وہ جڑ کیا ہے؟ خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کا خوف۔ جب یہ دونوں مل جائیں تو تو اس کیفیت کا نام اہل علم تقویٰ رکھتے ہیں۔

روح خدا سے آتی ہے اور جسم زمین پر بنتا ہے۔ رحم مادر میں۔ روح خدا کا حکم ہے۔ جسم کے واپس ہو جانے سے بڑے سے بڑا اور قوی جسم بھی مٹی کا ڈھیر ہو جاتا ہے۔ انسان جس قدر راہیں سکون کی تلاش کر رہا ہے وہ سب مادی ہیں۔ شراب کا نشہ ہو یا دولت کا خمار شہرت کی دھن ہو یا عزت کا غرور، یہ سب جسمانی تعلق کی چیزیں ہیں۔ ان سب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے روح مطمئن نہیں ہوتی۔ روح صرف اس وقت پُر سکون ہوتی ہے جب آستانۂ الٰہی پر جلتی شمع کی طرح پگھل جاتی ہے۔ اور اپنے مالکِ حقیقی اور معبودِ ازلی کے قدموں میں پانی کی طرح بہہ جاتی ہے۔

لاکھوں اولیاءِ کرام اور انبیاءِ عظام کی زندگیاں اس بات کا واضح اور بیّن ثبوت ہیں۔ اور زندۂ جاوید مثالیں ہیں۔

یوسف علیہ السلام بظاہر قید و بند کی تاریکی میں پڑا سسک رہا تھا۔ لیکن روح یارِ ازل کے قدموں میں رقصاں و مستاں تھی۔ پھر طائف کی اس بدبخت وادی کی طرف نظریں اٹھاؤ۔ حبیب کبریاء باعثِ تخلیقِ کائنات کا وجود اوباش اور آوارہ لڑکوں کے پتھروں کی زد میں ہے۔ بدنِ مبارک زخم زخم ہے۔ مگر روح عرشِ الٰہی کا طواف کر رہی ہے۔ جسمِ خاکی پر پڑنے والی ہر چوٹ پر آہ کی بجائے شکر و حمد کا نعرہ بلند ہوتا ہے۔

قارئین۔ اگر سکونِ دل اس چرس بھنگ، شراب یا ہیروئن میں ہوتا۔ اور اگر اطمینان قلب کا راز رقص و سرود اور جسمانی لذات اور بے حیائی میں مضمر ہوتا۔ اگر انسان کی حقیقی راحت ملاوٹ، بد دیانتی، جھوٹ اور رشوت جیسی لعنتوں میں پنہاں ہوتی تو عرش کا خدا اپنے پیارے حبیب سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی دکھوں اور تکلیفوں بھری زندگی کو بنی نوع انسان کے لئے نمونہ قرار نہ دیتا۔

بقیہ: صدا سے آگے

ہوسکتی ہے۔ عزت کی ایک نگاہ بھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے کسی بندہ پر پڑے وہ بھی بڑی ہے لیکن جس زندگی کے متعلق یہ وعدہ ہو کہ اس کے ہر لمحہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی نگاہیں ایک عاجز انسان پر پڑتی رہیں گی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا عزت ہوگی۔ پھر علم اور علم کی زیادتی کا یہ حال کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے متعلق (متقیوں کے لئے ہدایت ہے) فرماتا ہے یعنی (ایماندار) ہدایت کے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے کچھ مقامات حاصل کرتا ہے تو کچھ اور نئی راہیں اس پر کھول دی جاتی ہیں۔ پھر وہ ایک نئے بلند تر مقام پر پہنچتا ہے تو قرب کی کچھ اور راہیں اس پر کھولی جاتی ہیں۔ یہ ہدایت اور علم ایسا نہیں جس پر انسان ایک وقت میں احاطہ کرے اور سیر ہو جائے اور پھر تشنگی کا احساس اس کے اندر پیدا ہو بلکہ وہ علم اور ہدایت ہے جو ہر لمحہ بڑھتا ہے وہ علم ہے جو ہر لمحہ انسان کو خدا تعالیٰ سے قریب سے قریب تر لے جاتا ہے۔ وہ علم ہے جس پر شیطان کی یلغار کا امکان ہی نہیں کیونکہ جنت کے دروازے شیطان پر بند ہو چکے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ مئی ۱۹۶۸ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم منصور احمد عابد صاحب لیکچرار ابن عبد الحمید صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ پندرہ دنوں سے ٹائیفائیڈ بخار سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

○ مکرم خورشید احمد خان صاحب یارو والا ضلع ملتان کا بیٹا محمد اکرم سخت بیمار ہے نیز ان کی اہلیہ صاحبہ بھی بیمار رہتی ہیں۔

○ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شفیع صاحب صدر جماعت احمدیہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ بعارضہ قلب بیمار ہیں اور سول ہسپتال گوجرانوالہ میں داخل ہیں۔

○ عزیزم عمران راشد ابن مکرم عبد الحفیظ خان صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ بیمار ہے اور فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے

احباب ان سب کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

اعلانِ نکاح: مکرم محمد شفیق صاحب ولد چوہدری سید احمد صاحب چک نمبر ۱۹۶ مراد ضلع بہاولنگر کا نکاح مسمات طاہرہ عزیز صاحبہ بنت چوہدری عزیز احمد صاحب چک نمبر ۱۹۶ مراد ضلع بہاولنگر کے ساتھ مورخہ ۱۷ ستمبر ۹۱ء کو مکرم ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب سابق معلم وقف جدید نے مبلغ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ رخصتانہ مورخہ ۲۷ ستمبر کو عمل میں آیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

اعلانِ ولادت: مکرم ظہور احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۹۱ء کو آسٹریلیا میں پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام شعیب احمد شمس رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری ستار احمد ریٹائرڈ لائن سپرنٹنڈنٹ واپڈا کا پوتا اور مکرم چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب ریٹائرڈ چیف انجینئر واپڈا کا نواسہ ہے۔ احباب سے نومولود کی درازیٔ عمر خوش بختی اور خادمِ دین کے لئے درخواست دعا ہے

سانحۂ ارتحال: مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب چک نمبر ۳۵۴ قادر آباد ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا بڑا بیٹا بشارت احمد بعمر ۱۹½ سال بس کے حادثہ میں مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۹۱ء کو وفات پا گیا ہے۔

احباب بچے کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ زہرہ سلطانہ صاحبہ زوجہ مکرم سعید احمد غازی صاحب معلم وقف جدید وصیت نمبر ۱۷۹۸۴ نے دارالنصر غربی سے وصیت کی تھی۔ ان کی وصیت کے سلسلہ میں موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے نظارت بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمائیں۔

○ محترمہ نسیم اختر صاحبہ زوجہ اقبال احمد آفتاب صاحب وصیت نمبر ۱۸۲۳۷ نے سرگودھا سے مارچ ۱۹۶۶ء میں وصیت کی تھی۔ ۱۹۷۴ء میں اے ۱۴/۱۴ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا سے اسلام آباد چلے گئے تھے

○ محترمہ زینت اسلام صاحبہ زوجہ مکرم محمد فیروز الدین صاحب چغتائی سکنہ اچھرہ لاہور

○ مکرم چوہدری محمد الدین صاحب ولد مکرم قطب الدین صاحب وصیت نمبر ۲۲۱۹۴ نے ۱۹۷۵ء میں نوانہ آباد فارم ضلع حیدرآباد سے وصیت کی تھی۔ وہ خود پڑھیں یا کوئی دوست ان کے بارے میں جانتے ہوں تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینجر)

یومِ تحریکِ جدید ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک

امسال (۱۹۹۱ء) مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا کہ " وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے۔

اس کی تعمیل میں آپ سے درخواست ہے کہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک یوم تحریک جدید منایا جائے جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

اس موقع پر امراء/صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطباتِ جمعہ میں تحریکِ جدید کے مطالبات اور ان کی حکمتِ عملی بیان کی جائے۔

اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریکِ جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضالِ الٰہیہ کا احبابِ جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔

اس دن حسبِ ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے:-

۱۔ احبابِ جماعت سادہ زندگی بسر کریں۔ (لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے)۔

۲۔ مطالبہ وقفِ اولاد/وقفِ زندگی:-

ا۔ والدین اپنی اولاد کو خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔

ب: نوجوان اور پنشنرز احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

ج: رخصتِ موسمی اور رخصت کے ایام خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔

۳۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

۴۔ جو لوگ بیمار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں۔

۵۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ ۶۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔ ۷۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

۸۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے سندھ میں اغوا ہونے والے چینی انجنیئر سمیت ۴۳ افراد کو ڈاکوؤں سے رہا کرا لیا۔ مقابلے میں چینی انجنیئر بھی زخمی ہو گیا تاہم اس کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ پولیس مقابلے میں ایک مغوی اور دو پولیس اہلکار ہلاک ہو گئے۔ ڈاکو رام جی کولی، کلاشنکوف کی گولی لگنے سے زخمی ہو گیا۔ دیگر ڈاکو بھی بھاگ کر جنگلوں میں چھپ گئے ہیں۔

○ وزیر مملکت برائے خارجہ مسٹر محمد صدیق کانجو نے کہا ہے کہ ضرورت پڑنے پر امریکہ نے کبھی ساتھ نہیں دیا۔ پاکستان کا ایٹمی پروگرام پر امن ہے اس بارے میں امریکہ سے کسی قسم کی سودے بازی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے بھارت پر واضح کر دیا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق حل کرنا ناگزیر ہے۔

○ حکومت نے ملک میں نئی شاہراہوں کی تعمیر کے لئے ۶۶ ارب روپے کی منظوری دے دی ہے۔ ملک کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک ۴ لین والی موٹر وے تعمیر کی جائے گی۔

○ وزیر اعظم ہرارے میں ہونے والی دولت مشترکہ سربراہ کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے جاتے ہوئے راستے میں مکہ اور مدینہ رکیں گے بعد عمرہ ادا کریں گے

○ بلوچستان کے علاقے حب میں ۲۰۰ میگاواٹ کا ایک پاور پلانٹ پرائیویٹ سیکٹر میں لگایا جائے گا۔

○ یوٹیلٹی سٹورز کارپوریشن آئندہ تین ماہ میں سو نئے سٹورز کھولے گی۔

○ رواں مالی سال میں ۴ ہزار دیہات کو بجلی فراہم کی جائے گی۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم نے مسئلہ کشمیر پر پاکستانی موقف کی حمایت کرنے پر سعودی عرب کا شکریہ ادا کیا ہے۔

○ شارجہ کرکٹ کپ کے لئے عمران خان کی قیادت میں ۱۴ رکنی ٹیم کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

○ وفاقی وزیر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ انہوں نے اور وزیر اعظم نے قرضوں کے بارے میں اپنے گوشوارے عوام کے سامنے پیش کر دیئے ہیں۔ باقی تمام سیاستدانوں کو بھی ایسا ہی کرنا چاہئے انہوں نے پیپلز پارٹی کے رہنماؤں اعتزاز احسن، طارق رحیم، اور فاروق لغاری کے قرضوں کی تفصیلات بھی بیان کیں۔

○ سلمان تاثیر نے قرضوں کے معاملے پر چوہدری شجاعت حسین کو مناظرے کا چیلنج دے دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مناظرہ ٹی وی پر ہونا چاہیئے۔

○ بلوچ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کی طرف سے کوئٹہ میں پہیہ جام ہڑتال کی اپیل پر اس کے حامیوں اور مخالفوں میں تصادم ہونے سے ۵ افراد ہلاک اور ۲۵ زخمی ہو گئے۔ پشتون خواہ ملی عوامی پارٹی کے اراکین راکٹ لانچر اور کلاشنکوفیں اٹھا کر سڑکوں پر آ گئے۔ اس ہڑتال کی اپیل بی ایس او نے مستونگ میں زرعی کالج قائم کرنے کے حق میں مہم چلانے کے لئے کی تھی۔ واضح رہے کہ پشتون اس کالج کو اپنے علاقے میں قائم کروانا چاہتے ہیں اور بلوچ اپنے علاقے میں۔

○ سابق گورنر سرحد جنرل فضل حق کے قتل کے خلاف صوبہ سرحد میں جزوی ہڑتال کی گئی۔

○ بلوچستان کے شہر تربت میں مشتعل مظاہرین نے دکانوں پر حملہ کر کے ۳۰ دکانیں لوٹ لیں۔

○ اے این پی نے کہا ہے کہ وہ سندھی قوم پرستوں کے ساتھ مل کر کالا باغ ڈیم کے خلاف تحریک چلائیں گے

○ کرکٹ ون ڈے ولز کپ ٹورنامنٹ حبیب بنک نے پی آئی اے کو ہرا کر جیت لیا۔ زاہد فضل مین آف دی میچ قرار پائے۔

○ انجمن سپاہ صحابہ کے جلسہ میں شرکت کے لئے آنے والے افراد پر مانانوالہ میں ایک مذہبی گروپ کے حملے سے شہر میں زبردست کشیدگی پھیل گئی تاہم تصادم کا خطرہ ٹل گیا۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ فلسطینی علاقے میں ایک فلسطینی ڈرائیور نے اسرائیلی فوجیوں پر اپنی گاڑی چڑھا دی جس سے ۷ اسرائیلی فوجی ہلاک اور ۱۱ زخمی ہو گئے۔ فلسطینی ڈرائیور نے گرفتاری کے بعد کہا کہ اس نے ایسا گذشتہ سال مسجد اقصیٰ کے باہر ۱۸ فلسطینیوں کے قتل کا انتقام لینے کے لئے کیا ہے۔

○ سوویت یونین کی دس جمہوریتوں نے اقتصادی تعاون کے سمجھوتے پر دستخط کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ صدر گورباچوف نے بتایا ہے کہ جمہوریتوں کے درمیان ڈھیلی ڈھالی کنفیڈریشن قائم کرنے کے لئے تین سمجھوتوں پر فوری اتفاق رائے چاہیئے۔

○ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ہیٹی میں فوجی بغاوت کی مذمت کی ہے اور جمہوری حکومت کو بحال کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ نیو یارک میں معزول صدر کی حمایت میں جلوس بھی نکالا گیا۔

○ یوگوسلاویہ میں جنگ بندی کے معاہدوں کے باوجود جنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ کل خوراک لانے والے ایک قافلے پر حملہ کیا گیا۔ تاہم حکام کا کہنا ہے کہ یہ حملہ ان فوجیوں نے کیا ہے جن کو جنگ بندی کے تازہ احکامات نہیں ملے

○ ایتھوپیا کے مشرقی حصے میں مختلف گروپوں کے درمیان جنگ کے نتیجے میں قحط زدہ علاقوں میں خوراک کی فراہمی روک دی گئی ہے۔ بدامنی کی وجہ سے بڑی تعداد میں لوگ بھاگ کر ہمسایہ ملک صومالیہ جا رہے ہیں۔

○ جنوبی افریقہ میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے ۷ افراد ہلاک ہو گئے۔ تشدد کی حالیہ وارداتوں میں اس ہفتے کے دوران پچاس افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

بقیہ : ص۱ سے آگے

۳۔ مکرمہ امتہ الشفیق صاحبہ اہلیہ مکرم تنویر احمد صاحب قمر
بنت مکرم علی محمد صاحب

لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو دار القضاء میں اطلاع دیں

(ناظم دار القضاء)

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUIN TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD
KARACHI TELE: 7724606-7-9

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷ - ۷۷۲۴۶۰۹

پتہ